ISSN 1992-5018

ISLAMABAD LAW REVIEW

Quarterly Research Journal of Faculty of Shariah & Law, International Islamic University, Islamabad

Volume 3, Number 3&4, Autumn/Winter, 2019

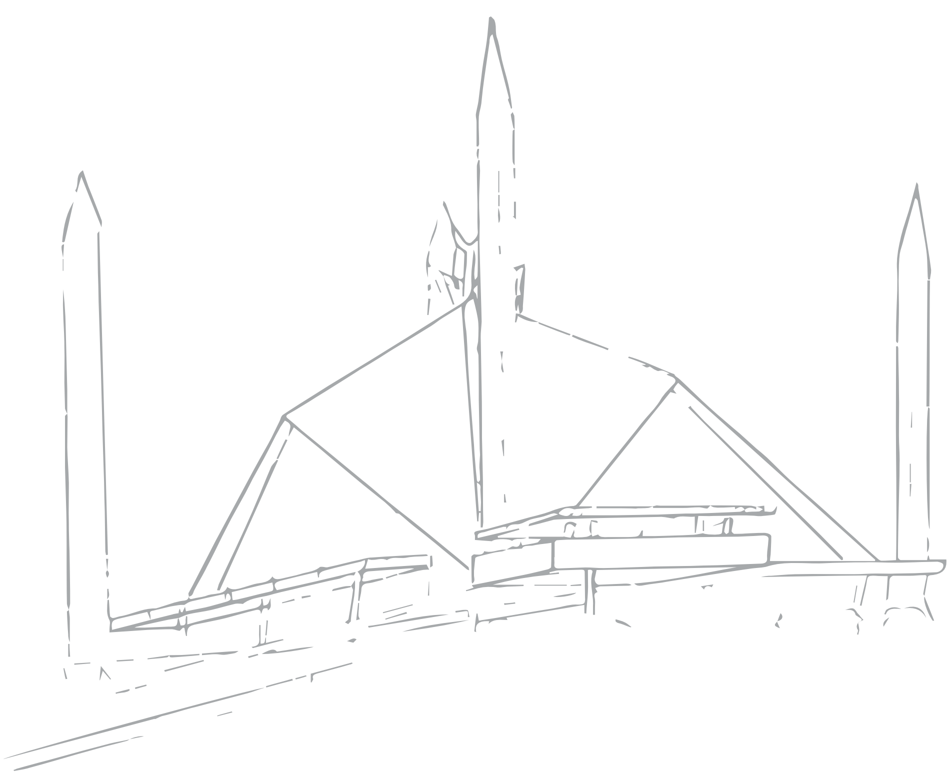

انسدادِ سود کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ

محمد ساجد*

محمد اصغر شہزاد**

Abstract:

The Council of Islamic Ideology (CII) is a constitutional body that advises the legislature whether or not a certain law is repugnant to Islam, namely to the Qur'an, and Sunnah. *In view of the clear and unequivocal commandments of the Holy Qur'an on the elimination of Interest (*riba*) is the bounden duty of an Islamic State. Similarly the Constitution of Pakistan has also declared duty of the government to eliminate* riba *as early as possible. The Council of Islamic Ideology from its inception has given recommendations to eliminate* riba *from economy. The President of Islamic Republic of Pakistan directed the Council on September 29th, 1977 to consider how best to "eradicate the curse" of interest. The Council submitted reports with some practical and viable solutions. This paper has focused on the efforts and recommendations of the CII for the elimination of* riba *from economy. The paper has also highlighted the impact of the recommendations in modern era, the State Bank of Pakistan has adopted the recommended modes of financing for all banks during 2008.*

Key Words: Elimination of Interest from Economy, CII, Interest free economy, Pakistan

ا. تعارف

اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ریاستی ادارہ ہے جو مجلس شوریٰ یعنی پارلیمنٹ کو قوانین کے بارے میں بتاتا ہے کہ آیا مروجہ اور نئے قوانین قرآن وسنت سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ موجودہ کونسل ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت وجود میں آئی[(1)]۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان میں رائج اسلامی قوانین کی تعبیر و تشریح کا اعلیٰ

* ایم فل علوم الاسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا۔abbasisajid99@gmail.com

** لیکچرر، شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔asghar.shahzad@iiu.edu.pk

1– اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان کا آئینی ادارہ ہے جس کا قیام ۴ اگست ۱۹۶۲ء کو عمل میں آیا۔ 1973ء سے قبل اسے **اسلامی مشاورتی کونسل** کے نام سے موسُوم تھی، 1973ء کے آئین میں جب شق نمبر 227 شامل کی گئی جس کے مطابق پاکستان میں کوئی بھی قانون قرآن وسنت کے مخالف نہیں بنایا جائے گا تو عملاً اس کا باقاعدہ نظام وضع کرنے کی غرض سے اسی آئین میں دفعہ نمبر 228، 229 اور 230 میں اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے 20 اراکین پر مشتمل ایک آئینی ادارہ بھی تشکیل دیا گیا جس کا مقصد صدر، گورنر یا اسمبلی کی اکثریت کی طرف سے بھیجے جانے والے معاملے کی اسلامی حیثیت کا جائزہ لے کر 15 دنوں کے اندر اندر انہیں اپنی

ترین ریاستی ادارہ ہے اور پاکستان کی ریاست کی اسلامی بنیادوں پر تعمیرِ نو کا فکری امین ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا ایک اہم مقصد رائج قوانین کی اسلامائزیشن کرنا ہے اور تمام مکاتب فکر کی متفقہ آراء کے تناظر میں فیصلہ کرنا ہے۔ جس میں پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب ملے۔ چنانچہ 1956ء کے دستور کی اسلامی دفعات کے تحت صدرِ پاکستان کے لیے آئین کے نفاذ کے ایک سال کے اندر ایسے ادارے کا قیام لازم وملزوم قرار دیا گیا تھا جو کہ اسلامی معاشرے کے قیام کے متعلق حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرے نیز اس ادارے کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ وہ رائج الوقت قوانین کو اسلامی احکامات کے مطابق ڈھالنے اور اسلامی تعلیمات کے نفاذ کے لیے اپنا کردار ادا کرے اور معقول انداز میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے ایسے رہنما اصول مرتب کرے جس سے اس کام کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکے۔ مگر افسوس کہ 1956ء کے دستور کے تحت ایسے کمیشن کا قیام ممکن نہ ہو سکا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹوں، خصوصی رپورٹوں اور جائزوں کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ کونسل ایک اعلیٰ پائے کا تحقیقی ادارہ ہے اور کونسل کی رپورٹوں میں علمی اور تحقیقی پختگی دن بدن مائل بہ ارتقاء ہے۔ رائے دہی اور استفسارات کی جواب دہی کا جو معیار ستر کی دہائی میں نظر آتا ہے اسّی کی دہائی میں اس سے جامع معیار کی جھلک ملتی ہے اور نوّے کی دہائی میں پیش کی جانے والی رپورٹیں زیادہ وقیع، دقیق اور علمی دلائل کا شاہکار نظر آتی ہیں۔ کونسل کے اس نہج میں کئی عوامل رونما ہوتے ہیں۔

07 اکتوبر 1958ء کو ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ کیا گیا اور پانچ سال کے بعد 1962ء میں نیا آئین نافذ کیا گیا جس کے تحت اسلامی مشاورتی کونسل قائم کی گئی۔ جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کی کونسل کی حیثیت کسی مشاورتی ادارے سے زیادہ نہیں تھی۔ صدر گورنر یا اسمبلیاں اس کی رپورٹ پہ غور و فکر کرنے یا کونسل کے وضع کردہ قوانین کی روشنی میں قانون سازی کرنے یا اس پر کسی طرح کا بھی عمل کرنے کی مکلّف نہیں تھیں۔ کونسل کو جو وظائف دیئے گئے تھے ان میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ کونسل کا کام صدر، گورنر اور اسمبلیوں کے لئے سفارشات تیار کرنا تھا نہ کہ متوازی اور قانون ساز ادارے کے طور پر کوئی قانون سازی کرنا یا ایسی قانون سازی کیلئے کہنا جو قرآن و سنت کے مطابق ہو۔ کونسل کے ابتدائی کاموں میں جو 1962ء کے دستور میں اسے دیے گئے تھے وہ محض سفارشات تیار کرنا تھا۔ سفارشات تیار کرنے کا جو اختیار (Mandate) کونسل کو دیا گیا تھا اس کا

رپورٹ پیش کرنا تھا۔ شق نمبر 228 میں یہ قرار دیا گیا کہ اس کے اراکین میں جہاں تمام فقہی مکاتبِ فکر کی مساوی نمائندگی ضروری ہوگی وہاں اس کے کم از کم چار ارکان ایسے ہوں گے جنہوں نے اسلامی تعلیم و تحقیق میں کم و بیش 15 برس لگائے ہو اور انہیں جمہورِ پاکستان کا اعتماد حاصل ہو۔

لب و لہجہ صاف کہہ رہا تھا کہ کونسل معاشرتی اور اخلاقی اصولوں سے معمور سفارشات تیار کریں جن کا قانون سازی کوئی واسطہ نہ ہو[2]۔

الفاظ ملاحظہ ہوں۔

> 204(1) - The functions of the council shall be: "To make recommendations to the Central Government and provincial as to means of enabling and encouraging the Muslims of Pakistan to order their lives in all respect in accordance with principles and concepts of Islam." [3]

دستور ء1962 میں تو اس کا نام ہی اسلامی نظریے کی مشاورتی کونسل رکھا گیا۔ لیکن 1973ء کے دستور میں بھی اس کی حیثیت اس سے آگے نہ بڑھ سکی۔ بہر حال اسلامی مشاورتی کونسل کی کارکردگی کا اگر جائزہ لیا جائے تو مثبت نتائج سامنے آتے ہیں مثلاً کونسل نے 1972ءتک مجموعہ قوانین پاکستان کے 6ہزار قوانین میں سے 200 قوانین پر اسلامی شرعی نقطہ نظر سے غور و فکر کیا اور ان کو اسلام کے شرعی قوانین کے مطابق ڈھالنے کی کوششیں کیں۔ مشاورتی کونسل نے آرٹیکل 204 کی ذیلی دفعہ (ب) کے تحت حکومت کی طرف سے کئے جانے والے 19 استفسارات کا جواب دیا اور حکومت کو 24 سفارشات پیش کیں۔[4]

مشاورتی کونسل کی بڑی کامیابی یہ ہے کہ کونسل کی سفارشات سے ملک کی ہر یونیورسٹی میں شعبہ اسلامیات کے اجراء اور طلبہ میں علوم اسلامیہ کی لازمی تعلیم کے لیے سفارشات منظور کر لی گئیں۔ اس کے علاوہ وزارت مذہبی امور کے قیام کی بھی سفارش کی گئی۔[5] اسی طرح انسدادِ سود کے حوالے سے کونسل نے اپنے ہر دور میں کوششیں کیں۔ اس ضمن میں کونسل نے اپنی آراء، اجلاس، سفارشات اور سالانہ و موضوعاتی رپورٹس کا ایک عظیم ذخیرہ مہیا کیا، خصوصاً 'رپورٹ بلاسود بنکاری 1980ء' قابل ذکر ہے۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محدود وسائل اور ملک کی سیاسی عدم و استحکام کی باوجود کونسل کی کارکردگی قابل تحسین رہی اور معاشرے کو اسلامی

2– ڈاکٹر شہزاد اقبال شام، '**دساتیرِ پاکستان کی اسلامی دفعات ایک تجزیاتی مطالعہ**'، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد 2011ء، ص 143

3– **The Constitution of Islamic Republic of Pakistan** (First Amendment), Act,1963, pp 103

6– ڈاکٹر اکرام الحق یٰسین، '**اسلامی نظریاتی کونسل، ادارہ جاتی پسِ منظر اور کارکردگی**'، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، حکومت پاکستان، ۲۰۱۶ء جلد ۱، ص ۱۷۵

۷– اسلامی نظریاتی کونسل، '**سالانہ رپورٹ ۱۹۷۷- ۷۸**'، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، حکومت پاکستان، ۱۹۷۹ء، ص ۵-۶

خطوط پر استوار کرنے کی سر توڑ کوششیں کیں گئیں۔ آنے والی سطور میں ہم انسدادِ سود کے تناظر میں سلسلہ وار کونسل کے کردار کا جائزہ پیش کریں گے۔

۲. اسلامی نظریاتی کونسل کی بلاسود بینکاری رپورٹس (۱۹۶۲ءتا۲۰۱۷ء) کا تعارفی جائزہ:

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے دونوں ادوار 1962ء تا 1973ء اور 1973ء سے تاحال اپنی علمی مباحث اور سفارشات کے ذریعے عظیم علمی سرمایہ تخلیق کیا ہے۔ دونوں دساتیر میں درج ہیئتِ ترکیبی کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی کے لیے کونسل کو ملک کے عظیم اہلِ علم حضرات کا تعاون حاصل رہا ہے۔ اور پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کی نمائندگی ہمیشہ سے کونسل کی امتیازی خصوصیت رہی ہے۔ کونسل نے اپنے فرائضِ منصبی کے مطابق سفارشات تیار کرنے کے لئے بنیادی حوالہ قرآن و سنت کو مقرر کیا گیا ہے مگر مختلف مکاتبِ فکر کی نمائندگی اس کی تعبیرات اور مباحث میں تنوّع پیدا کرتی ہے۔ عصرِ حاضر کے جدید معاشی مسائل کے بارے میں رائے دینے کے لئے کونسل کو ماہرینِ معاشیات اور مفتیان کرام کا تعاون ہر حال میں شاملِ حال رہا ہے۔

موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو اسلامی نظامِ معیشت سے ہم آہنگ کرنے کے لئے کونسل نے اپنے قیام سے لے کے تاحال بہت سے اقدامات تجویز کیے ہیں۔ اسی طرح کونسل نے موجودہ سودی نظام کو بتدریج اسلامی نظامِ معیشت میں تبدیل کرنے کے حوالے سے وقتاً فوقتاً اپنی آراء اور سفارشات پیش کی ہیں۔ یوں تو کونسل نے اسلامی نظامِ تعلیم، اسلامی نظامِ عدل، اسلامی اقتصادی نظام ،اسلامی قوانین کے علاوہ سماجی، عائلی اور معاشرتی مسائل کے بے شمار پہلوؤں پر اپنی آراء، سفارشات اور سالانہ موضوعاتی رپورٹس پیش کی ہیں، لیکن کونسل نے اسلامی بینکاری نظام اور ربا کو خصوصی توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ اور اس ضمن میں بے شمار سیمینار اجلاس کے انعقاد کے علاوہ کئی اداروں کی جانب سے موصول ہونے والے استفسارات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ اور کئی رپورٹس بھی شائع کی ہیں۔ اس اہم موضوع کی اہمیت کو کونسل نے اپنی کئی رپورٹس میں واضح کیا ہے کہ کسی بھی ملک کی ترقی اس ملک کے نظامِ معیشت پر استوار ہوتی ہے۔ اگر ملک کا معاشی نظام درست سمت گامزن ہو گا تو اس ملک کو ترقی کی راہ پہ گامزن ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگتا، اسی وجہ سے کونسل نے اس اہم موضوع کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

۳. بلاسود بینکاری سے متعلق کونسل کی رپورٹس، استفسارات، اجلاس، آراء (۱۹۶۲ءتا ۱۹۷۲ء) کا تعارفی جائزہ:

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی شائع کردہ پہلی دس سالہ رپورٹ 1962ء تا 1972ء میں ربٰوا کے تمام پہلوؤں اور تمام شکلوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پائے جانے والے سود کا موجودہ نظامِ معیشت کے سود سے تفصیلی موازنہ پیش کیا ہے۔ کونسل نے اپنی تمام تر تفصیل اور مباحث کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ:

اً. قرآن مجید جس سود کی ممانعت کرتا ہے اس کی خود تشریح بھی کرتا ہے اور اس کی تائید تاریخی احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ ربٰوا کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ ''ادائیگی قرض کی مقررہ مدت کے مقابلے میں راس المال پر غیر متناسب انتہائی گراں قدر اضافہ جس سے راس المال کئی گنا بڑھ جائے''۔

ب. اس تعریف کو مزید وسعت دے کر اس کے تحت لین دین کی دوسری شکلوں کو بھی داخل کرنا جن کا احادیث میں مختلف کلیوں کے طور پر ذکر ہے یہ خود مسلمان فقہاء کی وضع کردہ ہیں۔ جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ اس قسم کا ارتقاء ایک منظّم ترتیبی کوششوں کے باوجود خود احادیث کے مواد میں نمایاں طور پر موجود ہے۔

ج. کیونکہ رائج الوقت شرح سود قرآنی ربٰوا کے برعکس قرض کے سرمایہ کی طلب اور رسد کو باقاعدہ بنانے کے لئے ایک منظّم صورت ہے اور چونکہ اس بنا پر اس میں ربا کی طرح مناسب حد سے زیادہ اضافہ نہیں کیا جاسکتا لہذا یہ دونوں یکساں بھی نہیں ہیں۔ لہذا موجودہ وقت کی شرحِ سود قرآن کی ممانعت کے تحت نہیں آسکتا۔

د. اگرچہ ربٰوا کی اسلامی ممانعت کا تعلق اس انداز پر ہمارے آج کے بینکاری سود سے کچھ بھی نہیں۔ تاہم یہ بھی درست ہے کہ اسلام بجائے ایسے نظامِ معیشت کے جو سود پر مبنی ہو ایک ایسا فلاحی نظامِ معیشت قائم کرنا چاہتا ہے جس کی بنیاد زیادہ سے زیادہ باہمی تعاون اور سماجی و معاشی انصاف پر ہو۔ لیکن یہ مقصد آہستہ آہستہ ہی حل کیا جاسکے گا جو ملک کی مجموعی واقعی دولت میں اضافہ کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔ لیکن فی الفور بینکاری نظام کو بند کردینا ہمارے اقتصادی ارتقاء کے لیے مضر بلکہ مہلک ثابت ہوگا۔ (6)

اسی دوران ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے سود سے متعلق ایک رائے موصول موصول ہوئی جس میں یہ وضاحت موجود تھی کہ قرآن مجید میں بیان کردہ ربا المحرم موجودہ رائج الوقت شرح سود کے برعکس

6- اسلامی نظریاتی کونسل، '**دس سالہ رپورٹس 1962ء۔ 1972ء**'، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، حکومت پاکستان، ص۔ 33

ہے[7]۔ اور آجکل بنکوں میں جو سود رائج ہے اس کا تعلق قرآن میں حرام کردہ ربٰوا سے کچھ بھی نہیں۔ تاہم انہوں نے کہا اسلام ایسی معیشت جس میں سود رائج ہو اس کے بجائے ایک فلاحی مملکت قائم کرنے کا خواہاں ہے جس کی بنیاد باہمی تعاون اور سماجی مساوات پر ہو[8]۔ اس کے بعد کونسل کے ممبران نے سود کے مسئلہ پر الگ الگ رپورٹ مرتب کر کے کونسل میں جمع کرائیں جو کونسل نے حکومت کو بھیج دیں۔ حکومت نے یہ کہہ کر ان رپورٹس کو واپس کیا کہ آئین کے مطابق کونسل ان رپورٹس کا جائزہ لے کر انہیں ایک جگہ مرتب کر کے پیش کرے۔ اس مقصد کے لیے کونسل نے 13 جنوری 1964ء کو کراچی میں اجلاس منعقد کیا جس میں کونسل کی طرف سے درج ذیل فیصلہ کیا گیا۔

> ''اسلامی مشاورتی کونسل اس بات پر متفق ہے کہ ربٰوا ممنوع ہے۔ مگر اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا قرآن میں ربٰوا سے متعلق جو تصور پیش کیا گیا ہے اس میں وہ سود بھی شامل ہے جو عوام الناس میں مروّج ہے۔ تو کونسل کے نزدیک وہ بھی ربا المحرم میں شامل ہے۔ اسی طرح اس امر پر بھی اتفاق ھے کہ اسلامی معاشرتی انصاف اور بھائی جاری کی تکمیل کے لیے غیر سودی معاشی نظام کی تعمیر ضروری ہے گو کہ اس حقیقت سے کونسل اتفاق کرتی ہے کہ اچانک یا فوری تبدیلی بہت سی مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ تاہم کونسل سفارش کرتی ہے کہ غیر سودی معاشی نظام کے لیے کوششوں کو طول نہ دیا جائے''[9]۔

جب یہ رپورٹ حکومت کو پیش کی گئی تو اسے واضح اور جامع میں نہیں سمجھا گیا۔ چنانچہ 14 جولائی 1964ء کو ربا سے متعلق استفسار دوبارہ کونسل کو بھیجا گیا۔ کونسل نے اس بارے میں حکومت سے چند نکات کی تفصیل جاننا چاہی جو حکومت کی طرف سے 22 دسمبر 1964ء کو کونسل کے حوالے کی گئی۔ اور دوبارہ یہ معاملہ ممبرانِ کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس دوران کونسل کی ہیئت میں تبدیلی آئی اور یہ معاملہ اب نئے ممبران کو منتقل ہوا۔ 4 فروری 1966ء کو کونسل کے منعقدہ اجلاس بمقام لاہور میں اس معاملے پر غور کیا گیا۔ چونکہ یہ معاملہ باریک بینی اور تفصیل کا متقاضی تھا اس لیے اس کو اگلے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کیا گیا۔ چناچہ کونسل کا اگلا اجلاس دسمبر 1966ء کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا جس میں اس معاملے کے دو پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ اوّل یہ کہ موجودہ معاشی نظام کے تحت لین دین اور غیر سودی معاملات کو الگ کرنا۔ دوم یہ کہ اگر یہ طے پایا جائے کہ موجودہ پورا نظام ربٰوا کے تحت ہے تو اس کا متبادل نظام کیا ہوگا۔

---

7 – Rehman, Habib and Shahzad, Muhammad Asghar**, 'A Review of the Publications of Islamic Research Institute on Islamic Economics'**. Fikr-O-Nazar, Islamic Research Institute, International Islamic University, Islamabad. (January- June 2018), Volume 55, Issue 3-4, Available at SSRN: https://ssrn.com/abstract=3117133

8– Council of Islamic Ideology, **'Ten Years Reports 1962-72'**, Advisory Council of Islamic ideology, Government of Pakistan, Vol.1, p.33

9 – Council of Islamic Ideology, **'Ten years Reports 1962 -1972'**, Advisory Council of Islamic ideology, Government of Pakistan, Vol. II, p.183-184

کونسل کی طرف سے 9 دسمبر 1966ء کو دوبارہ اجلاس منعقد کیا گیا جس میں رِبٰوا (سود) سے متعلق غور وخوض کیا گیا اور متفقہ طور پر طے پایا کہ موجودہ رائج سود اپنی تمام تر صورتوں میں قرآن وسنت کے مطابق ربا المحرم ہے۔ پھر وزارتِ خزانہ حکومت پاکستان نے پبلک ٹرانزکشن سے متعلق کونسل کی وضاحت کے بعد جس نے حکومتی اور عوامی سطح پر رائج سود کو ربا الحرم قرار دیا گیا تھا مندرجہ ذیل رائج سودی صورتوں سے متعلق حتمی رائے طلب کی جن پر حکومت سود دیتی ہے یا لیتی ہے:

1۔ بینک کی طرف سے قرض کی رقم لیا جانے والا اضافہ
2۔ خزانہ کی طرف سے تھوڑی مدت کے قرضے میں دی جانے والی چھوٹ
3۔ سیونگ سرٹیفکیٹ پر دیا جانے والا اضافہ
4۔ انعامی بانڈ پر دیا جانے والا انعام
5۔ پروویڈنٹ فنڈ اور پوسٹل بیمہ زندگی
6۔ ملازمین کو دیے جانے والے قرض پر اضافہ وغیرہ

غور وخوص کے بعد کونسل کی یہی رائے بنی کے موجودہ بینکنگ نظام سود پر مبنی اور یہ مکمل تبدیلی کا متقاضی ہے اور کونسل اس مسئلے پر اپنی حتمی رائے دینے سے پہلے غیر سودی نظام معیشت کے نفاذ کی راہ میں حائل مشکلات سے متعلق تمام سوال نامہ مرتب کرے گی اور حکومت کے ذریعے یہ بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں بھیجا جائے گا۔ اس سلسلے میں کونسل نے مجوّزہ افراد کی ایک فہرست بھی تیار کی جن کو سوالنامہ بھیجا جانا تھا[10]۔ اس جواب کے لئے کونسل سے وزارت خزانہ کی طرف سے دوبارہ مزید استفسار کیا گیا جس کے جواب کیلئے دسمبر ۱۹۶۹ء میں ڈھاکہ میں ایک اجلاس بلوایا گیا اور درج ذیل جواب دیا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل اس امر پر متفق ہے کہ " ربا " ہر صورت میں حرام ہے اور شرح سود کی کمی وبیشی سود کی حرمت پر اثرانداز نہیں ہوتی۔ افراد اور اداروں کے لین دین کی مندرجہ ذیل صورتوں پر کامل غور وفکر کرنے کے بعد کونسل اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ:

اَ. موجودہ بینکاری نظام کے تحت افراد، اداروں اور حکومتوں کے درمیان کاروباری لین دین اور قرضہ جات میں اصل رقم پر جو بڑھوتری کی جاتی ہے وہ داخلِ رِبٰوا ہے۔
ب. خزانہ کی طرف سے تھوڑی مدت کے قرضہ پر چھوٹ دی جاتی ہے وہ بھی داخلِ رِبٰوا ہے۔
ج. سیونگ سرٹیفیکیٹ پر جو سود دیا جاتا ہے وہ بھی داخلِ رِبٰوا ہے۔
د. پراویڈنٹ اور پوسٹل بیمہ زندگی میں جو سود دیا جاتا ہے وہ بھی ربا میں شامل ہے۔

10– Council of Islamic Ideology, **'Ten years Reports 1962 -1972'**, Vol. II, p.185-187

ہ. مقامی اداروں اور سرکاری ملازموں کے لیے دیے گئے قرضوں پر بڑھوتری بھی ربٰوا میں شامل ہے۔ (۱۱)

مذکورہ بالا بڑھوتری کی تمام تر صورتوں میں سود بظاہر واضح دکھائی دیتا ہے اس لیے اسلامی مشاورتی کونسل یہ تجویز کرتی ہے کہ اس نظام کی اسلام کی روشنی میں اصلاح کے لئے حکومت پاکستان مشاورتی کونسل کے مشورہ اور مواد کے لئے اکابر فقہاء اور ماہرینِ قانون کی کمیٹی قائم کی جائے جو رائج نظام کی اصلاح کی صورت تجویز کرے کونسل پر امید ہے کہ مناسب کوشش سے اصلاح ممکن ہیں (12)۔

۴. انعامی بانڈ سکیم کے سود سے متعلق سفارشات (دسمبر ۱۹۷۱ء)

اسلامی مشاورتی کونسل نے حکومت کے استفسار پر دسمبر 1971 ء میں ربا کے مسئلہ پر غور کے دوران انعامی بانڈ [13] سے ملنے والی انعامی رقم کے بارے میں مندرجہ ذیل رائے دی کہ :انعامی بانڈ زپر جو انعام دیا جاتا ہے وہ ربٰوا (سود) میں شامل ہے۔ [14]

۵. بلاسود بینکاری سے متعلق کونسل کی سفارشات (۱۹۷۸-۷۹ء):

اس رپورٹ میں یہ واضح کیا گیا کہ ماہرینِ معاشیات وبینکاری کے پینل نے بعض معاشی مسائل کے حل کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل سے رجوع کیا۔ وہ مسائل درج ذیل نوعیت کے تھے۔

- کھاتہ داروں کی ضمانت
- نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق
- ہنڈی میں کٹوتی
- روپے میں کمی وبیشی اور حکومت کا فرض
- قرض اور شرح مبادلہ میں تبدیلی
- قرضوں کی نیلامی شرط پر قرض اور تقدیری نفع

---

11 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**دس سالہ رپورٹ 83-۱۹۸۲**'، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، حکومتِ پاکستان، ص، 39

12 – Council of Islamic Ideology, **'Ten Years Reports 1962 – 1972'**, Advisory Council of Islamic Ideology, Government of Pakistan, Vol. II, 1967-1969,p.140

13 – Rehman, Habib and Shahzad, Muhammad Asghar, **'Promotion of Islamic Banking & Finance: Role of Professor Dr. Mahmood Ahmed Ghazi (R.A)'**, Pakistan Journal of Islamic Research, Bahauddin Zakariya University Multan, Pakistan, Vol: 20, Issue: 2 (December 2019),: https://ssrn.com/abstract=3036131

14 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**سالانہ رپورٹ 1983-84ء**'، ص17

اسلامی نظریاتی کونسل نے مناسب خیال کیا کہ ان مسائل کے جوابات دینے سے قبل علمائے کرام سے رائے لی جائے جس پر علمائے کرام کی ایک فہرست تیار کی گئی اور یہ سوالات ارسال کیے گئے مگر علماء کرام کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ بعد میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ہی علماء کرام میں سے ہی مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، جناب مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور جناب مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے ان سوالات کے جوابات مرتب کیے(15)۔ اس کے علاوہ چند دیگر سفارشات بھی اسلامی نظام معیشت سے متعلق پیش کی گئیں جو درج ذیل ہیں:

٦. سودی نظام کے خاتمہ سے متعلق سفارشات:

مالیاتی اداروں سے سود کا قلع قمع ایک جراءت مندانہ اقدام تھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور اس کے مقرر کردہ ماہرینِ معاشیات و بینکاری نے طے کیا کہ سود کا خاتمہ مرحلہ وار ختم کرنا زیادہ مناسب ہے[16]۔ چنانچہ ابتدائی مرحلہ پر پینل نے این۔ آئی۔ ٹی، آئی سی، پی اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے سود کو ختم کرنے کے لیے نومبر 1979ء میں اپنی عبوری رپورٹ پیش کی۔ جس کی بناء پر کونسل نے اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو ارسال کیں۔ جس کے نتیجے میں مذکورہ اداروں سے سود کو ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اسی دوران ماہرینِ معاشیات بنکاری کے پینل کی سود کے خاتمے کیلئے حتمی رپورٹ کونسل کو پیش کر دی گئی[17]۔

٧. رپورٹ پینل ماہرین معاشیات و بنکاری بابت خاتمہ سود

اسلامی نظریاتی کونسل نومبر 1977ء میں ماہرینِ معاشیات و بنکاری پینل قائم کیا۔ جس کا کام ملک کے معاشی اور مالیاتی نظام کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کے کام میں کونسل کی مدد کرنا تھا۔ کونسل کی متعین کردہ ترجیحات کے مطابق پینل نے کام کے پہلے مرحلے میں پاکستان میں زکوٰۃ کے نفاذ کے موضوع کا مطالعہ کیا اور مارچ 1978 ءمیں اپنی رپورٹ پیش کی۔ دوسرے مرحلے میں پینل نے اپنی توجہ ان مسائل کی طرف منعطف کی جو ملکی معیشت سے سود کو ختم کرنے میں درپیش تھے۔ اس سلسلے میں پینل کے پیشِ نظر ایک ایسا

---

15 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**دس سالہ رپورٹ 1978-79ء**'، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، حکومت پاکستان اسلامی نظریاتی کونسل، ص196

16 – Shahzad, Muhammad Asghar and Hameed, Abdul, **'Islamic Banking Branches of Conventional Banks: An Analytical Review'**. Pakistan Journal of Islamic Research (PJIR), Islamic Research Centre, Bahauddin Zakariya University Multan, Pakistan, Volume 19, Issue 2, (December 2018):https://ssrn.com/abstract=2876234; Rehman, Habib and Shahzad, Muhammad Asghar, **'Role of Constitutional Institutions for Elimination of Interest in Pakistan'**, (February 28, 2019). http://dx.doi.org/10.2139/ssrn.3549501.

17– اسلامی نظریاتی کونسل، '**دس سالہ رپورٹ 1978-79ء**'، ص223

معیاری نمونہ تجویز کرنا تھا جو شریعت کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ تمام عصری تقاضے بھی پورے کر سکے۔ پینل نے کل آٹھ اجلاس منعقد کیے۔ 4 جنوری 1978ء کے اجلاس میں پینل نے اپنے تین ماہرینِ بینکاری کی اس رپورٹ پر پر غور کیا جو بینکوں سے سود کے خاتمے سے متعلق تھیں۔ اسی رپورٹ میں کونسل نے اپنی رپورٹ بلا سود بنکاری کا خلاصہ بھی پیش کیا اور متبادل نظام بینکاری کے تمام طریقوں کی نشاندہی بھی پیش کی[18]۔ چنانچہ کونسل کی بار بار یاد دہانی اور پھر 1973ء کے آئین میں نو سال کے اندر قانون معاشی اور معاشرتی نظام کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کا وقت مقرر کیا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے ان سب کے باوجود عملی طور پر انتہائی غفلت برتی گئی۔ نہ تو سودی نظام کو بدلنے کے لیے اکابر فقہاء کا تقرر ہوا اور نہ ہی معیشت دانوں اور ماہرین قانون کی کمیٹی تشکیل دی گئی اور نہ ہی اس سمت کوئی اور قدم اٹھایا گیا۔ بعد ازاں 1977ء میں جنرل ضیاء الحق نے حکومت سنبھالی اور 10 فروری 1979ء کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تین سال کے اندر ملکی معیشت کو کلیتاً سود سے پاک کر دیا جائے گا۔ دریں اثناء کونسل کی طرف سے ملکی معیشت سے سود کے استحصال کے متعلق ایک رپورٹ بعنوان" رپورٹ بلاسود بنکاری" 15 جون 1980ء کو صدرِ مملکت کو پیش کی گئی۔ اس رپورٹ کی غیر معمولی افادیت کا اعتراف اسلام آباد میں منعقد ہونے والی اسلامی مالیاتی سیمینار منعقدہ 11 جنوری، 1981ء میں اعلانیہ طور پر کچھ یوں کیا گیا:

> ''سیمینار میں حکومت پاکستان نے اسلامی نظریاتی کونسل کی ان بلیغ کوششوں اور جانفشانیوں پر جو انہوں نے استیصالِ سود کے ذرائع مسائل دریافت کرنے کے سلسلے میں کیں انہیں خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے اور خاتمہ سے متعلق کونسل کی رپورٹ کو ایک تاریخی دستاویز اور نظام بینکاری سے میدان میں اولین کوشش قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ یہ دستاویز تمام اسلامی ممالک کی ان کوششوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو گی جو اپنے نظامِ بینکاری کو اسلامی اصولوں کے مطابق از سرِ نو استوار کرنے کے سلسلے میں کوششیں کر رہے ہیں۔ سیمینار نے یہ سفارش کی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی اس رپورٹ کا عربی اور اسلامی ممالک کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ اہل علم حضرات اس سے استفادہ کر سکیں۔''[19]

چونکہ حکومت کے اعلان کے مطابق معیشت کو سود سے مکمل طور پر پاک کرنے کے سلسلے میں معینہ مدت ختم ہو چکی تھی اور کونسل کی توقع تھی کہ 1982-83ء کے وفاقی بجٹ کے اعلان کے ساتھ حکومت کی طرف سے سودی نظام کے خاتمے کا اعلان کیا جائے گا۔ کونسل کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ چنانچہ کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد بتاریخ 21 اگست 1982ء میں یہ طے کیا کہ کونسل اب نظامِ زکوٰۃ و عشر، بلاسود بینکاری، مارک اپ سسٹم تمسکات اور بلاسودی کھاتے خصوصاً این۔ آئی۔ ٹی

---

18 – 'دس سالہ رپورٹ 1978-79ء'، ص 229

19 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'دس سالہ رپورٹ 83- 1982'، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومت پاکستان، ص، 40

یونٹس کی ضمانت کے بارے میں سفارشات اور ان سے متعلق حکومت کے منظور کردہ قوانین کا جائزہ لے گی۔ ااس سے قبل نومبر 1977ء میں اکابر فقہاء اور ماہرینِ معاشیات کی ایک 15 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے نومبر 1978ء میں عبوری رپورٹ پیش کی۔[20] سود کو مرحلہ وار ختم کرنے کی سفارش کی تھی۔یہی عبوری رپورٹ بعد ازاں 1980ء میں ہی ایک جامع حتمی رپورٹ [21] بعنوان "Report of the council of Islamic ideology on The elimination of interest from the economy"[۲۲] کے نام سے حکومت کو پیش کی گئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ دسمبر 1981ء تک ملک کو سودی نظام سے پاک کر دیا جائے گا[23]۔

۸. کونسل کی رپورٹ 'بلاسود بینکاری' کے ابواب کا خلاصہ:

استیصالِ سود کے موضوع پہ کونسل کی یہ رپورٹ تعارف کے علاوہ پانچ ابواب اور ایک اختتامیہ پر مشتمل ہے۔جو کہ 127 صفحات پر محیط ہیں۔رپورٹ کے تعارفی باب میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ وہ کون سے عقلی و نقلی دلائل اور حکمتیں ہیں کہ جن کی بنیاد پر اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔اس کا پہلا باب جس کا عنوان "مسائل و مشکلات اور ان کے حل کے طریقے" ہے۔

---

20 کونسل نے یہ عبوری رپورٹ اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵تا۳۰ نومبر ۱۹۸۵ء میں چیئرمین کونسل جناب محمد افضل چیمہ صاحب کی زیرِ صدارت این۔آئی۔ٹی یونٹ اور آئی۔سی۔پی مکانات کی تعمیر کیلئے دیے جانے قرضوں کو سود سے پاک کیے جانے والے اجلاس کے پینل کے سامنے پیش کی۔مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: **"مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت"**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص ۲۷

21 – اسلامی نظریاتی کونسل کے مقرر کردہ پینل ماہرینِ معاشیات و بینکاری نے دو سال کی محنتِ شاقہ کے بعد 28 جنوری 1980ء کو استیصالِ سود سے متعلق اپنی حتمی رپورٹ بزبان انگریزی کونسل کو پیش کی جو کہ کونسل نے ہی طبع کی تھی۔یہ رپورٹ 113 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ 05 ابواب پر مشتمل ہے۔

22 – اس خصوصی رپورٹ بلاسود بنکاری کی اشاعت کیلئے جناب صدرِ مملکت نے مورخہ ۲۱۔۲۲ اگست ۱۹۸۰ کو علماء کنونشن کے موقع پہ منظوری دی بعد ازاں افادہ عام کیلئے اس رپورٹ کا اردو ترجمہ بھی کونسل نے شائع کرایا۔استیصال سود سے متعلق کونسل کی یہ رپورٹ اس موضوع پہ پہلی جامع کوشش تھی جس کی تیاری میں نہ صر فصاحبِ بصیرت علمائے دین بلکہ جدید اقتصادیات و بنکاری کے پیچیدہ علمی و فنی مسائل کا گہرا ادراک و شعور رکھنے والے اہلِ نظر حضرات کی خصوصی کاوشیں بھی شامل ہیں۔مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: **"مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت"** اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص۔۴۲

23 – اگرچہ ابتداء میں یہ رپورٹ انگریزی زبان میں تھی۔کونسل نے اس رپورٹ کی افادیت کے پیشِ نظر اس کا اردو ترجمہ کرایا۔اس رپورٹ کا عربی ترجمہ **"تقرير مجلس الفكر الاسلامى بشان الغاء الفائدة من اقتصاد الباكستان"** کے نام سے ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدّہ کے زیرِ اہتمام 1982ء میں شائع ہو چکا ہے۔اس رپورٹ کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔خاتمہ سود سے متعلق کونسل کی یہ رپورٹ اپنے موضوع پر دنیا کی سب سے پہلی کوشش تھی جس کی تیاری میں نہ صرف صاحبان بصیرت، علمائے دین بلکہ جدید اقتصادیات و بینکاری کے پیچیدہ عملی، علمی اور فنی مسائل کا گہرا ادراک و شعور رکھنے والے ماہرین حضرات کا وسیع تجربہ بھی شامل رہا۔ملاحظہ ہو: اسلامی نظریاتی کونسل **"مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت"**، ص ۴۵

أ. باب اوّل:

یہ باب اس بحث پر مشتمل ہے کہ ملکی اقتصادیات کو نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر کس طرح استوار کیا جا سکتا ہے اور وہ کونسی عملی مشکلات ہیں جو اس راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ نیز یہ کہ اس طریقہ کے علاوہ اور کون سی ایسی صورتیں ہو سکتی ہیں جن کے ذریعے سودی نظام کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس باب میں ان اقدامات پر بھی گفتگو کی گئی کہ جنہیں نئے نظام کی کامیابی کے لئے ہمیں معاشی زندگی میں بروئے کار لانا چاہیے[24]۔

ب. باب دوم:

دوسرے باب میں بڑی تفصیل کے ساتھ ان طریقوں کی وضاحت کی گئی کہ جن کے ذریعے تجارتی بینکوں کے لین دین سے سود کا عنصر ختم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس باب میں بینکوں کی راہنمائی کے لئے وہ اصول درج کیے گئے ہیں جن کی روشنی میں ان کے لیے یہ ممکن ہو گا وہ زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً صنعت، تجارت، زراعت، تعمیرات اور نقل و حمل وغیرہ میں اپنی سرمایہ کاری اور مالی لین دین کو سود سے پاک بنیادوں پر از سر نو استوار کر سکیں۔

بینکوں میں رکھی جانے والی امانات کے لیے کونسل نے ایک نیا نظام تجویز کیا۔ جس کے تحت بچت کھاتوں اور معیادی امانتوں پر ایک عبوری دور کے بعد کسی مقررہ شرح سے سود کے بجائے بنک کی آمدنی میں سے حصہ ملے گا جس کی مقدار بینک کو حاصل ہونے والی آمدنی کے مطابق کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو گی، لیکن کھاتے داروں کو سود کے مقابلے میں زیادہ نفع حاصل ہو گا[25]۔

ج. باب سوم:

تیسرے باب میں خصوصی نوعیت کے مالیاتی اداروں کے لین دین سے خاتمہ سود کے وسائل و ذرائع پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس باب میں صنعتی کارپوریشن، زرعی ترقیاتی بینک، چھوٹے کاروبار کی مالکاری کارپوریشن، وفاقی بینک برائے امداد باہمی کے طویل المیعاد قرضوں کو نفع و نقصان میں شرکت کی بنیادوں پر متبادل سرمایہ کاری کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ اسی طرح بیمہ کاری کے نظام میں سوئے بازی اور سود کے عنصر کی نشان دہی کی گئی اور کونسل نے اپنی رائے دی کہ نظام بیمہ کاری کو امدادِ باہمی کے ان خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے جس کی وضاحت

---

24 – اسلامی نظریاتی کونسل، "رپورٹ بلاسودبنکاری"، ص،105

25 – اسلامی نظریاتی کونسل، "رپورٹ بلاسودبنکاری"، ص،113

متن میں کی گئی ہے اور اسکے قواعد ان لوگوں تک محدود ہونے چاہیے جو مفادِ عامہ کیلئے قربانی دینے کیلئے تیار ہوں(26)۔

د. باب چہارم:

چوتھے باب میں سود سے پاک اقتصادی نظام میں مرکزی بینک کاری، زری بینکاری اور زری پالیسی کے مختلف مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔اس باب میں سفارش کی ہے کہ سود سے پاک نظام میں وسائل کی پیداوار کی تشخیص وتعیّن کے عمل کو منضبط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے تجارتی بینکوں اور مالیاتی اداروں کو امدادی رقم مہیا کی جائیں۔ان کے منافع میں شرکت کی شرح مقرر کرنے کا اختیار اسٹیٹ بینک کو حاصل ہو۔اسی طرح تجارتی بینک اور مالیاتی ادارے دیگر ضرورت مندوں کو جو مالی امداد دیں اس کی شرح منافع کے تعین کا حق بھی اسٹیٹ بینک کو ملنا چاہیے(27)۔

ہ. باب پنجم:

رپورٹ کے آخری باب میں سرکاری لین دین سے استیصال سود کے مسائل زیرِ غور لائے گئے ہیں۔اس باب میں کہا گیا ہے کہ ملک سے سودی نظام ختم ہو جانے کے بعد حکومت کے لیے یہ ممکن نہ ہو گا کہ وہ مالیاتی اداروں یا عوام سے سود کی بنیاد پر قرضے حاصل کرے۔ لہٰذا حکومت کو اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے بیشتر صورتوں میں اسٹیٹ بینک سے بغیر سود کے قرضہ لینے پڑیں گے۔چنانچہ ایسے اقدامات کیے جائیں جن کے ذریعے مرکزی بینک کے سرمائے کی ملکی اقتصادیات میں آمیزش اور گردش کو مناسب حدود کے اندر رکھا جاسکے(28)۔

سود سے پاک نظام بینکاری سے متعلق کونسل کی سفارشات، آراء1980تاء1990کا تعارفی جائزہ:

کونسل کیلئے یہ عشرہ بلاسود بینکاری نظام کے نفاذ اور خاتمہ سود سے متعلق انہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس عشرے میں ملکی مالیاتی اداروں سے سود کے مکمل خاتمہ کا اعلان کیا گیا تھا۔

۹. پاکستان بینکنگ کونسل کا پہلا اجلاس(۱۹۸۰ء):

26 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'رپورٹ بلاسودبنکاری'، ص،117

27 – اسلامی نظریاتی کونسل 'رپورٹ بلاسودبنکاری'، ص، 121

28 – اسلامی نظریاتی کونسل 'رپورٹ بلاسودبنکاری'، ص،125

پاکستان بینکنگ کونسل کا اسلامی نظریاتی کونسل کی پیش کردہ رپورٹ کی بنیاد پر قائم ہونے والی صورت سے پاک نظامِ بینکاری کی ترویج پر غور و فکر کرنے کے لئے ایک اجلاس 6 ستمبر 1980ء کو حبیب بینک پلازہ، کراچی میں زیرِ صدارت چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان منعقد ہوا۔[۲۹]

کونسل کے چیئرمین و دیگر ارکان نے سود سے پاک نظامِ بینکاری کے عملی پہلوؤں پر گفتگو کی۔ اس اجلاس میں قومی ملکیت میں لیے گئے پانچ بینکوں کے سربراہوں، اسٹیٹ بینک کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر مسٹر حنفی اور بینکرز ایکٹیویٹی کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر ڈی ایم قریشی نے بھی شرکت کی اس اجلاس کی اہم باتیں درج ذیل ہیں۔

1) اجلاس میں چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل نے بینکاروں کے اس خدشے کی جانب اشارہ کیا کہ اگر لوگوں نے بینکوں سے لیے گئے قرضوں کی واپسی میں تاخیر کی تو اس صورت میں غیر سودی نظام کے رواج میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔ کیونکہ ایسی صورت میں ایک تو بینکوں کو قانونی کاروائیوں میں الجھنا پڑے گا اور دوسرے ان کی رقمیں پھنس کر رہ جائیں گی جس سے انہیں سخت نقصان ہو گا لہٰذا ایسے سخت اقدامات کرنے ہوں گے جس سے اس صورتحال کا تدارک ہو سکے۔

2) بحث کے دوران یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا کہ اگرچہ بیع مؤجل (deferred sale) کی صورت میں نظریاتی طور پر "مارک اپ" کی بنیاد پر زیادہ قیمت مقرر کی جا سکتی ہے۔

(تاکہ اگر قرض دار جلد رقم ادا کر دے تو اسے چھوٹ دی جا سکے) لیکن میعاد کی بنیاد پر "مارک اپ" کو بڑھانے سے عوام کی بے چینی حکومت کے لیے مشکلات کا باعث ہو گی خصوصاً اس وقت جب کہ اس کی شرح سود کی بنیاد سے بھی زیادہ ہو جائے۔

3۔ میٹنگ میں اس سوال پر بھی غور کیا گیا کہ آیا اسلامی فقہ کے مطابق "نظریہ ضرورت" کے تحت وقتی طور بھی کوئی ایسا نظامِ بینکاری وضع کیا جا سکتا ہے جو خواہ صحیح معنوں میں مکمل طور پر اسلامی نہ ہو لیکن معیشت اور نظام بینکاری کی بقا اور صحت مند نشو و نما کا ضامن ہو۔ اس ضمن میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ہمیں اسلامی ملکوں میں قائم دوسرے بلاسود بینکوں کے نظام اور ان کے طریقہ کار سے بھی واقفیت پیدا کرنی چاہیے[30]۔

---

29 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 81-1980ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 112

30 – چیئرمین نے اسلامی بینکوں کے معائنہ کے سلسلے میں اسلامی ملکوں کے دورہ کرنے کی اجازت کے لئے ایک خلاصہ مورخہ 21 دسمبر 1980ء کو ارسال کیا جس میں چیئرمین کونسل، ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک، ایکویٹی لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور حبیب بینک لمیٹڈ کے پریذیڈنٹ کو شامل کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ لیکن چیف آف سٹاف برائے صدر نے ہدایت کی کہ اس دورے کے بارے میں چھ ماہ بعد وزارت مالیات صدرِ مملکت کو وضاحت پیش کریں۔

۱۰. پاکستان بینکنگ کونسل کا دوسرا اجلاس (۱۹۸۱ء):

پاکستان بینکنگ کونسل کا دوسرا اجلاس 15 جنوری 1981ء کو منعقد ہوا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین نے خصوصی شرکت کی۔ اس اجلاس میں بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین بزنس ریکارڈ کے اداریے مورخہ 12 جنوری کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا:

> ''اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا جو سرکلر گزشتہ سنیچر کے اخبارات میں شائع ہوا اس سے ایک معمولی ذہانت رکھنے والے آدمی پر بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک متعینہ وقت کے عوض متعین آمدنی کا طریقہ جواب تک سود کے نام سے پہچانا جاتا تھا "آئندہ مارک اپ" کے عنوان سے جانا جائے گا اور اس میں جو بات سب سے زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ مرکب سود لینے کے طریقے کو نہ صرف ختم نہیں کیا گیا بلکہ مارک اپ کے طریقوں کی صورت میں اسے بینکوں کیلئے نفع بخش بھی بنادیا گیا ہے۔''[31]

اس اجلاس میں ڈاکٹر شرافت علی ہاشمی نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ بلا سود معیشت کا نظام جس طرح نافذ کیا جارہا ہے اس کا نتیجہ مکمل یا جزوی ناکامی کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اور نتیجتاً اسلام بدنام ہوگا۔ انہوں نے بھی مارک اپ سسٹم کو سود کا دوسرا نام قرار دیا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد (جو اسی گروپ کے کنوینئر) تھے انہوں نے بھی یہ خیال ظاہر کیا کہ بلا سودی نظام کی رفتار کو تیز تر کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ نافذ شدہ اقدامات کے اثرات کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے[32]۔

۱۱. یاداشت بسلسلہ اقدامات خاتمہ سود (۱۹۹۸۱ء)

نو تشکیل شدہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ، اسلام آباد مورخہ 27 جون، 1981ء کو بصدارت چیئرمین کونسل جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ان اقدامات کا جائزہ لیا جو حکومت نے ملک میں سودی نظام کے خاتمے کے لیے 1980۔81 میں کیے تھے۔ کونسل نے خاتمہ سود سے متعلق کیے جانے والے حکومتی اقدامات کو ان سفارشات کے برعکس قرار دیا جو کونسل نے تجویز کیے تھے۔ کونسل نے اپنی رپورٹ میں سود کے خاتمے کے ہر مرحلے کو منطقی ترتیب دے کر واضح کر دیا تھا۔ اور خطرات سے بھی آگاہ کر دیا تھا جو اس تجربے کی ناکامی پر منتج ہو سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے اس واضح تنبیہ کو مسترد کر دیا گیا ہے اور وہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو مقصد کو فوت کرنے کا باعث بن گیا ہے۔ کونسل نے شراکت و مضاربت اور قرضِ حسنہ کو ہی سودی نظام کا اصل اور حقیقی بدل قرار دیا تھا۔ البتہ عبوری دور کے کیلئے اور ناگزیر حالات میں بعض دیگر طریقوں کی سفارش بھی

31 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'نظام معیشت'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص46

32 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'مجموعی سفارشات اسلامی نظام معیشت'**، ص، 49

کی تھی۔ حکومت نے اپنی سکیم میں جو مارک اپ اور مارک ڈاؤن کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ سود کے سوا کچھ بھی نہیں[33]۔

۱۲. سودی نظام کے خاتمہ کے لیے عملی تدابیر اور کونسل کی سفارشات (۱۵ اگست ۱۹۸۱ء)

صدر مملکت نے نو تشکیل شدہ کونسل کے افتتاحی اجلاس منعقدہ بعنوان "سودی نظام کے خاتمے کے لیے عملی تدابیر" پر غور و فکر کرنے کے لئے کونسل کو ہدایت فرمائی[34]۔ چنانچہ کونسل نے صدرِ مملکت کی ہدایت کی روشنی میں اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد 5اگست 1981ء بصدارت چیئرمین کونسل جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن اس موضوع پر غور کرنے کے بعد یہ سفارش منظور کی:

> "اسلامی نظریاتی کونسل نے جو یاداشت بسلسلہ اقدامات برائے خاتمہ سود بصورتِ قرار داد مورخہ 27 جون 1981ء کے اجلاس میں منظور کی اسے عملی جامہ پہنایا جائے"[35]۔

۱۳. حصہ داری کے میعادی سرٹیفکیٹ سے متعلق کونسل کی سفارشات (۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء):

اس اجلاس میں کونسل کے چیئرمین جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن نے این۔آئی۔ٹی کے چیئرمین سے تبادلہ خیال کیااور حصہ داری کے مالی سرٹیفکیٹ کے حوالے سے تشویش کااظہار کیااور اس ضمن میں یہ واضح کیاکہ کونسل اس صورتحال کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ بلاسودی بچت اور سرمایہ کاری اسکیموں کے مقابلے میں سودی بچت اور سرمایہ کاری کی اسکیموں کو زیادہ شرح منافع دے کر زیادہ نفع مند بنایا جارہاہے۔ جیسا کہ خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹس اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ سے عیاں ہے۔ لہٰذا کونسل حکومت سے یہ سفارش کرتی ہے کہ:

> سودی بچت اور سرمایہ کاری کی بلاسودی بچت اور سرمایہ کاری کے مقابلے میں ہمت افزائی نہ کی جائے تاکہ بلاسودی بچت اور سرمایہ کاری کو کم از کم یکساں مواقع ملیں[36]۔

---

33 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'نظام معیشت'**، ص50-51

34 – Rehman, Habib and Shahzad, Muhammad Asghar, **'Role of Constitutional Institutions for Elimination of Interest in Pakistan'**, (February 28, 2019). Available at, http://dx.doi.org/10.2139/ssrn.3549501.

35– اسلامی نظریاتی کونسل، **'نظام معیشت'**، ص59

36 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ، 1981-82ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص86

۱۴. خاتمہ سود کے لئے چند مزید تجویز (۱۱نومبر ۱۹۸۱ء):

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد مورخہ 11 نومبر 1981ء کو چیئرمین کونسل جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن کی صدارت میں خاتمہ سود سے متعلق چند تجاویز منظور کیں جن کا خلاصہ یہ ہے :

> ''ملک میں عوام و خواص سب کے لئے یہ امر باعثِ مسّرت تھا کہ مرکزی حکومت نے پہلی بار سنجیدگی سے خاتمہ سود کی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس کام کے لیے تین سال کی مناسب مدت کا ہدف مقرر کیا ہے۔اور ایک حقیقت پسندانہ اور مرحلہ وار پروگرام اختیار کیا گیا۔اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان کے لئے یہ امر بھی باعثِ اطمینان ہے کہ پہلے مرحلے میں کونسل کی سفارش کے مطابق ہاؤس بلڈنگ، فنانس کارپوریشن، نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ اور انوسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان سے سودی لین دین یکسر ختم کر دیا گیا۔ ہمیں قوی امید ہے کہ اس کے بعد تجارتی بینکوں سے سود ختم کرنے کے سلسلے میں بھی کونسل کی سفارشات کو عملی شکل دی جائے گی۔ کیونکہ خاتمہ سود کی اصل مہم یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے۔''(37)

۱۵. ۱۹۸۲-۸۳ء کی وفاقی میزانیہ میں نفاذ اسلام کے معاشی پہلوؤں پر کونسل کی تجاویز (۱۲ اگست ۱۹۸۲ء)

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد مورخہ 12 اگست 1982ء کو جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمان کی زیرِ معیشت کو اسلامی بنانے کے لیے اقدامات کا جائزہ لیا جن کا سال رواں کے بجٹ میں تذکرہ کیا گیا تھا۔ کونسل کو اس کی توقع تھی کہ اس بجٹ میں حکومت کی جانب سے غیر سودی معیشت کے سلسلے میں کیے جانے والے اب تک کے اقدامات کی ان خامیوں کی اصلاح کر دی جائے گی جن کی نشاندہی کونسل متعدد بار کر چکی ہے۔ کونسل کو اس کا خاص طور سے یقین تھا کہ مارک اپ کا جو طریقہ کار جنوری 1981ء میں تیار کیا گیا تھا اور جسے کونسل، دینی حلقوں اور دوسرے اعلیٰ نظرنے واضح طور پر سود قرار دیا تھا۔ ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن کونسل کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی کے اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے ختم کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اور غیر سودی کاروبار

کونسل کی مذکورہ بلا سفارش بذریعہ مراسلہ نمبر 6(25)/81 آر۔ سی آئی ٹی/3682، بتاریخ 19 جنوری 1982ء وزارتِ خزانہ کو ارسال کر دی گئی۔اس کی ایک نقل وزارت، مذہبی امور کو بھی روانہ کی گئی۔ مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: ''مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت'' اسلامی نظریاتی کونسل، ص۔۸۷

37 – اسلامی نظریاتی کونسل، **سالانہ رپورٹ، 1980-81**، ص، 60

کے نام پر یہ سودی طریقہ کار برقرار رکھا گیا ہے۔تاہم کونسل نے اس اجلاس میں بیع المشارکہ، پٹہ داری اور مشارکہ کے اسلامی طریقوں کے حوالے سے اپنی سفارشات پیش کیں[38]۔

۱۶. رائج الوقت معاشی قوانین میں کونسل کی سفارشات (۱۹۶۲ء تا جولائی ۱۹۸۳ء)

اسلامی نظریاتی کونسل نے آئین پاکستان کے تحت میں یوم تاسیس سے لے کر جولائی 1983ء حسب ذیل رائج الوقت معاشی قوانین کا جائزہ لیں اور اپنی سفارشات حکومت کو ارسال کی جن کی تفصیل قوانین رائج الوقت کو اسلامی سانچے میں ڈالنے سے متعلق کونسل کی آٹھ رپورٹوں میں موجود ہیں۔ کونسل کی یہ سفارشات مجموعہ قوانین پاکستان کی جلد 1 تا 8 سے متعلق ہیں[39]۔

۱۷. قرضوں کو سود سے پاک کرنے سے متعلق کونسل کی سفارشات (جولائی ۱۹۸۳ء)

کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ کراچی 27 جولائی تا 27 جولائی 1983 ء میں موضوع بالا پہ حسبِ ذیل سفارشات بالاتفاق رائے منظور کیں:

> انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 12 ذیلی دفعہ 7 کے مطابق اگر کوئی ٹیکس گزار کسی شخص کو کچھ رقم بطور قرض دیتا ہے اور اس پر شخصِ مذکور سے کوئی سود نہیں لیتا تو مذکورہ دفعہ کے مطابق انکم ٹیکس آفیسر قرض دی گئی رقم پر سود چارج کرے گا۔ اور اس رقم کو ٹیکس گزار کی آمدنی سمجھا جائے گا۔ اگر ٹیکس گزار نے قرض خواہ سے مذکورہ شرح کے مطابق سود نہیں لیا تو جتنا کم سود لیا گیا ہے وہ ٹیکس گزار کی آمدنی میں شامل کیا جائے گا۔ آج کل بینک کی شرح دس فیصد ہے گویا 12 فیصد کے مطابق محکمہ انکم ٹیکس سود چارج کر کے ٹیکس گزار کی آمدنی میں شمار کرے گا۔ مذکورہ بالا دفعہ سے سودی قرضوں کی ہمت افزائی اور قرضِ حسنہ کی ہمت شکن ہو رہی ہے۔ سودی قرضوں کا ایک اسلامی متبادل قرضِ حسنہ ہے۔ جس کی سفارش کونسل اپنی رپورٹ "بلا سود بنکاری 1980ء" میں کر چکی ہے۔ اس اعتبار سے قرض حسنہ کی حوصلہ شکنی سودی نظام کے اجراء میں حائل ہو کر نفاذ اسلام کی راہ کا سنگِ گراں ثابت ہو گی۔ اس لئے کونسل یہ سفارش کرتی ہے کہ دفعہ 12 (7) کو ختم کیا جائے[40]۔

۱۸. سودی نظام کے خاتمے سے متعلق سفارشات (۱۹۸۳ء)

---

38 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 1982-83ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 41

39 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'نظام معیشت'**، ص 95

40 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 1983-84ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 169

43 – یہ سفارش بذریعہ مراسلہ نمبر ۷(۴۴)/۸۳-آر سی آئی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۴ء کو وزارتِ مذہبی امور کو ارسال کی گئی۔ مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: **'سالانہ رپورٹ 1983-84ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، ص۔ 175

آئین پاکستان کے آرٹیکل 234الف (1) کے تحت ملکی معیشت سے سود کے خاتمہ کے ضمن میں موضوع بالا پہ ذیل سفارشات کیں:

نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کے اشتہار جس میں ایک لاکھ روپے بینک میں جمع کرا کر100 روپے ماہانہ وصول کرنے کا لالچ دیا گیا ہے۔ کونسل کے زیر بحث آیا۔ کونسل نے متفقہ طور پر ایسے اشتہار کو سودی کاروبار کے لیے حوصلہ افزائی قرار دیا اور حسبِ ذیل قرارداد منظور کی:

> ''ایک لاکھ روپے کی امانت پر بیٹھے گیارہ سو روپے کی ماہانہ آمدنی حاصل کیجیے۔ یہ اشتہارات اور ٹی وی کے ذریعے عوام تک پہنچائے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو رِبوا کی طرف راغب کیا جائے۔ یہ ضمانت شدہ ماہانہ ادائیگی جو نیشنل بینک میں فنانس کارپوریشن کی طرف سے پیش کی جاتی ہے، دراصل سود ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس قسم کے اشتہارات حکومت کی معاشرے میں اسلامی طرز حیات اور اسلامی اقدار کے احیاء کی پالیسی کے خلاف اور قرآنی احکام کا تمسخر اڑانے کے مترادف ہے۔[41]''

لہذا اسلامی نظریاتی اسلامی کونسل سفارش کرتی ہے کہ اس مسئلہ کے مناسب حل کے لیے اس معاملے کو کونسل کے علم میں لایا جائے۔

۱۹. این۔ڈی۔ایف۔سی NDFC سکیم میں ممانعتِ سود کی سفارش (نومبر ۱۹۸۳ء)

.اسلامی نظریاتی کونسل نے این ڈی ایف سی کی ممانعتِ سود کے حوالے سے اپنے اجلاس منعقدہ 5تا 16 نومبر 1983ء کو موضوع بالا پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

> ''نیشنل ڈیویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کا اشتہار جس نے ایک لاکھ روپے بینک میں جمع کرا کر گیارہ سو روپے ماہانہ وصول کرنے کا لالچ دیا گیا ہے کونسل کے زیر بحث آیا کونسل نے متفقہ طور پر ایسے اشتہارات کو سودی کاروبار کے لیے حوصلہ افزائی قرار دیا۔''[42]

۲۰. کونسل کی بلاسود بنکاری رپورٹ کا دوسرا ایڈیشن:

کونسل کی مذکورہ رپورٹ 1980ء میں پہلی بار شائع کی گئی تھی۔ اس کے بارے میں اس وقت کے حالات کے مطابق سود کو فوری طور پر ختم کرنے کے بجائے تدریجاً ختم کرنے کے لیے تین مراحل کے مطابق ختم کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ تین مرحلے 21 دسمبر 1981ء کو مکمل ہونے کو تھے۔ مزید دو سال گزر جانے کے باوجود سودی نظام جاری تھا۔ ان حالات کے پیش نظر سیکرٹری کونسل میں بلا سود بنکاری نظام کے فروغ کے سلسلے

---

42 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**سالانہ رپورٹ 1983-84ء**'، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص177

میں کونسل کی بلا سود بنکاری رپورٹ میں بعض ترامیم پیش کیں۔ جس کے مطابق چند صفحات اور پیرا گراف اس مقصد کے لئے اضافہ اور ترامیم کی کی گئیں۔ کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ کراچی یکم اور 02 جنوری 1984ء کو ان تجاویز پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل سفارشات بزبان انگریزی اتفاقِ رائے سے منظور کیں۔

"Review of Council of Islamic Ideology's Report on the Elimination of Interest from the Economy (June 1980)"[43]

۲۱. خاتمہ سود کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ ۱۹۸۰ء پر نظر ثانی:

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے بیسویں اجلاس منعقدہ کراچی مورخہ 24 دسمبر 1983ء تا 2 جنوری 1984ء چیئرمین کونسل ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمان کی صدارت میں اس پیش رفت کا جائزہ لیا جو ملکی سود سے پاک بینکاری کے میدان میں 1980ء میں خاتمہ سود کے موضوع پر کونسل کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد عمل میں آئی۔ کونسل نے یہ یاددہانی کرائی کے مذکورہ رپورٹ میں شامل اس کی متعدد سفارشات کا مقصد یہ تھا کہ سودی بنیاد پر قائم پاکستانی معیشت کو بتدریج ترک کر کے سود سے پاک نظام کے قیام میں سہولت اور آسانی پیدا کی جائے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر کونسل یہ سمجھتی ہے کہ اگرچہ استیصالِ سود کے لیے مقررہ گزرے اب کافی دن ہو چکے ہیں لیکن اب تک اس سلسلے میں جو پیش رفت ہوئی ہے اسے کسی طرح بھی اطمینان بخش نہیں کہا جاسکتا ہے۔ بیع مؤجل کا طریقہ جس کی اجازت بعض اقسام کے لین دین میں عارضی طریقہ کار سے دی گئی تھی تجارتی بینکوں نے اسے اپنے نام نہاد لین دین کا سب سے بڑا ذریعہ بنالیا ہے۔ اب کونسل یہ رائے رکھتی ہے کہ اب تک پاکستان اور دیگر مسلم ممالک سود سے پاک بینکاری کے میدان میں کافی تجربہ حاصل کر چکے لہذا ضروری ہے کہ بینکاری اور مالیات کے موجودہ نظام کو بدل کر پاکستان میں بینکاری اور مالیات کا ایسا نظام رائج کیا جائے جو اسلامی اصول و تصورات سے ہم آہنگ ہو۔ ان گزارشات کو سامنے رکھتے اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی مذکورہ بالا رپورٹ کے صفحات کی نسبت سے حکومت کی خدمت میں کچھ آراء اور سفارشات بالاتفاق رائے پیش کیں[44]۔

۲۲. ملکی معیشت سے سود کو بیک وقت ختم کرنے سے متعلق کونسل کی سفارشات اور مسودہ قانون برائے امتناعِ سود (۱۹۸۳-۸۴ء)

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ کراچی بتاریخ 24 دسمبر 1983ء تا 2 جنوری 1984ء چیئرمین کونسل ڈاکٹر تنزیل الرحمن کی صدارت میں حکومت کی جانب سے یکم جنوری 1981ء سے

43 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'سالانہ رپورٹ **1983-84ء**'، ص 182

44 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'سالانہ رپورٹ **1983-84ء**'، ص 177

اب تک ملکی معیشت سے خاتمہ سود کے بارے میں کیے گئے اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور عدمِ اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ملک میں سودی معیشت کو بیک قلم ختم کرنے کے لئے حسبِ ذیل سفارشات اور مسودہ قانون برائے بزبان انگریزی منظور کیا۔ جو اس عنوان سے منظرِ عام پہ آئے۔

"In Appraisal of interest free banking in Pakistan"(45)

۲۳. مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت:

آئین پاکستان 1973ء کے ارٹیکل 230 کے تحت کونسل کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ایسے ذرائع و وسائل کی سفارش کرے جن سے پاکستانی مسلمان اپنی زندگیاں اسلامی اصول و ضوابط کے مطابق گزار سکیں۔ کونسل نظامِ معیشت سے متعلق اب تک مختلف ادوار میں لاتعداد رپورٹس شائع کر چکی تھی۔ جو کہ استیصالِ سود، نظامِ زکٰوۃ و عشر، نظام ٹیکس کی اصلاح اور معاشی فلاح و بہبود سے متعلق تھیں۔ تاہم ان تمام رپورٹس کو یکجا کرنے کی غرض سے کونسل نے ایک جامع مجموعہ بعنوان "مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت" مرتب کیں(46)۔

۲۴. اسلام کے معاشی نظام پر رپورٹ (جنوری ۱۹۸۷ء)

پروفیسر ڈاکٹر ضیاءالدین احمد رکن کونسل نے اجلاس منعقدہ کراچی بتاریخ 10 تا 15 جنوری 1987ء میں کونسل کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ اگرچہ کونسل سود، زکٰوۃ اور عشر جیسے اہم معاشی موضوعات پر اپنی تحقیقی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر چکی ہے لیکن کونسل نے اسلام کے پورے معاشی نظام کے بارے میں کوئی مفصل رپورٹ ابھی تک تیار نہیں کی حالانکہ مسئلے کی اہمیت کا یہ تقاضا تھا کہ اس پر خصوصی توجہ دی جاتی۔ بہر حال مناسب ہو گا کہ اس طرح کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اسلام کے معاشی نظام کا تفصیل سے مطالعہ کر کے اپنی جامع تحقیقی رپورٹ مرتب کرے۔ اور یہ رپورٹ پہلے کونسل کے سامنے پیش ہو

---

45 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 1983-84ء'**، ص ۱۹۴

46 – معاشی نظام سے متعلق پہلے سالانہ رپورٹ شائع ہوتی رہیں لیکن بعد میں کونسل کی ایک قابل تعریف کاوش یہ ہوئی کہ کونسل نے معاشی نظام سے متعلق تمام سفارشات کے مجموعے کو یکجا کرنے کی غرض سے پہلی بار 1983ء میں بعنوان **''مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت'** ' (Consolidated Recommendations on the Islamic Economic System) کے نام سے منظرِ عام پہ آئیں۔ ان سفارشات کا دوسرا ایڈیشن اپریل 2013ء میں دوبارہ شائع کیا گیا۔

اور پھر کونسل کی منظوری سے حکومت کو بھیجی جائے۔ کونسل نے معاشی نظام کے حوالے سے تفصیلی رپورٹ مرتب کرنے کے لیے ایک کمیٹی ترتیب دی[47]۔

25. بلاسود بنکاری کی جائزہ کمیٹی (مارچ 1987ء)

کونسل نے محسوس کیا کہ ان دنوں ملک کے تجارتی بینکوں میں جو لین دین ہو رہا تھا وہ صحیح نہیں لہذا کونسل نے اپنی سفارش کے مطابق بلاسود بینکاری پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے 17 مارچ 1987 کو کونسل کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد جے ہالے پوتا کے زیر صدارت ایک اجلاس منعقد کیا۔ اس میں ایک کمیٹی تشکیل دی[48]۔

26. ربٰوا سے متعلق وزارتِ خزانہ کا کونسل سے استفسار (مارچ 1993ء)

ربٰوا سے متعلق سب سے پہلے مارچ 1993ء میں وزارت خزانہ، حکومت پاکستان نے رِبا ؑ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا عوام میں مروّج سودی نظام اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟ کیا اسلام جس سود کی ممانعت کرتا ہے وہ ہمارے روایتی بینکاری میں موجود ہے؟ تو اس کے جواب میں اس وقت کے اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین ابو صلاح محمد اکرم نے تجویز دی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

> "The advisory council of Islamic Ideology that Riba is forbidden but in disagreement as to whether". Interest in the form in which it appears in public transition" which in the opinion of the council includes ''institutional credit as well as it will also covered by Riba, Specified in the Holy Quran. There is, however unanimity on the point that for the fulfillment of the Islamic requirement of social justice, and concept of human brother hood, a system of interest less economy should be in a guaranteed. The council recognizes that any abrupt or sudden change will create numerous difficulties for the country. The council recommends that effects in the direction of establishing an economy free from interest should not be unduly delayed." [49]

۲۷. اسلامی نظام معیشت کی تدوینِ نو کیلئے کمیٹی کا قیام (۱۹۹۰-۹۱ء):

---

47 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**سالانہ رپورٹ 1986-87ء**'، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص88

48 – اسلامی نظریاتی کونسل، '**سالانہ رپورٹ 1986-87ء**'، ص95

49 Council of Islamic Ideology, **'Consolidated Recommendations on the Islamic Economic System'**, Council of Islamic Ideology, Government of Pakistan, p.1

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے اپنے منعقدہ اجلاس [50] اسلام آباد مندرجہ بالا موضوع پر غور کیا۔ گزشتہ کونسل میں اسلامی نظامِ معیشت کا خاکہ تیار کرنے کے لئے ذیلی کمیٹی قائم کی تھی۔ جس کے دو اجلاس منعقد ہوئے لیکن اس کام میں کوئی خاص پیش رفت نہ ہو سکی تھی۔ چنانچہ نو تشکیل شدہ کونسل نے سابقہ مواد پر غور کرنے کے بعد اراکین پہ مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی اور طے پایا گیا کمیٹی جلد از جلد اس موضوع پر جامع رپورٹ مرتب کرے گی [51]۔

۲۸. اسلامی نظام معیشت پر جامع رپورٹ:

ذیلی کمیٹی نے اس کام کی تکمیل کے لیے تین اجلاس [52] منعقد کیے اور ایک جامع رپورٹ مرتب کی۔ جسے کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اسلام آباد تاریخ 25تا28 نومبر 1990ء میں چند ترامیم اور اضافوں کے ساتھ منظور کر لیا یہ رپورٹ الگ طور پر طبع کی گئی [53]۔

29. مسلم کمرشل بینک کی مال سکیم کو سود قرار دینے سے متعلق کونسل کی سفارشات (نومبر 1998ء):

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے 134 ویں اجلاس میں جو کہ 24تا26 نومبر 1998 ء میں کونسل کی معیشت کمیٹی کی رپورٹ پر حسبِ ذیل دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے اس اسکیم کو ناجائز قرار دیا۔ اور یہ واضح کیا کہ راتوں رات کروڑ پتی بنانے والی یہ سوچ نہ صرف غیر اسلامی بلکہ اخلاقیات کے عام دستور معاشیات کے صحت مند اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ اس میں رٰبوا اور قمار دونوں کا عنصر شامل ہے لہذا یہ اسلامی احکام کے مطابق نہیں [54]۔

۳۰. حبیب بینک کروڑ پتی سکیم کے حوالے سے کونسل کی سفارشات (نومبر ۱۹۹۸ء)

50 – یہ اجلاس 19 مارچ تا 21 مارچ 1990ء میں اسلام آباد میں چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل جسٹس محمد حلیم کی زیرِ نگرانی میں منعقد ہوا۔

51 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'سالانہ رپورٹ 1990-91ء، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 171

52 اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 9تا10 مئی، 1990ء اسلام آباد میں، دوسرا اجلاس 23تا24 مئی 1990ء کراچی میں اور تیسرا اجلاس 25تا28 اگست 1990ء لاہور میں منعقد ہوا۔

53 – اسلامی نظریاتی کونسل ، '**سالانہ رپورٹ 1990-91ء**'، ص 171

54 – اسلامی نظریاتی کونسل ، '**سالانہ رپورٹ 1990-91ء**'، ص، 150

کونسل نے اپنے 134 ویں اجلاس مورخہ 24 تا 26 نومبر 1998 میں اس مسئلے پر غور کیا کونسل نے وضاحت کی کہ اس سکیم میں سود اور قمار دونوں کا عنصر پایا جاتا ہے لہذا کونسل نے اس سکیم کو شرعاً حرام قرار دیا(55)۔

31. بلاسود بنکاری کی جامع رپورٹ کی تشہیر اور بینکاری نظام کو اس رپورٹ سے راہنمائی لینے سے متعلق کونسل کی سفارشات (جنوری 1999ء)

اسلامی نظریاتی کونسل کے 135 ویں اجلاس مورخہ 30 تا 31 جنوری 1999ء کے سامنے یہ سوال آیا کہ اب جبکہ حکومت خود بھی اسمبلی میں شریعت بل (پندرھویں ترمیم) پیش کر چکی ہے، لہذا کونسل کی سفارشات پر غور اور عملدرآمد تیز تر ہونا چاہیے۔اسی طرح کونسل اپنی بلاسود بینکاری رپورٹ بھی پیش کر چکی ہے جس کے اب اردو عربی اور مالیزی زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ تو کیا ہم کسی ایسی تجویز پر متفق ہو سکتے ہیں جس کی رو سے حکومت کو اس جامع رپورٹ کے نفاذ پر مجبور کر سکیں۔اس کے جواب میں ڈاکٹر محمود احمد غازی نے حسب ذیل تجاویز پیش فرمائیں۔

1) حکومت پاکستان اسٹیٹ بینک میں کسی ایسی شخصیت کو بطور ڈپٹی گورنر مقرر کرے، جس کی اسلامی معاشیات سے نہ صرف گہری وابستگی ہو بلکہ بلاسود بینکاری سے کمٹمنٹ بھی ہو۔تو بلاسود بنکاری اقدامات پر آسانی سے عملدرآمد کروایا جاسکتا ہے۔
2) بلاسود بینکاری رپورٹ کی اخبار میں تشہیر کی جائے۔ کیونکہ اس میں سود کے کئی متبادل حل پیش کی گئے ہیں اور قانونی طور پر یہ کیا جاسکتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 239 کے حوالے سے حکومت کو مجبور کیا جائے کہ وہ چھے ماہ کے اندر نافذ کرے، اور اس رپورٹ سے تمام مالیاتی ادارے رہنمائی لیں(٥٦)۔

۳۲. یو۔بی۔ایل کی زرآمد سکیم کے متعلق کونسل کا نوٹس (مئی 1999ء)

55 – اسلامی نظریاتی کونسل ، '**سالانہ رپورٹ 1990-91ء**'، ص، 153

56 – اسلامی نظریاتی کونسل ، '**سالانہ رپورٹ 1998-99ء**'، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص۔ 147

اسی طرح کونسل نے اپنے 136ویں اجلاس مورخہ یکم تا 2 مئی 1999 میں مسلم کمرشل بینک مال سکیم کو بھی ناجائز اور حرام قرار دیا۔ اور واضح کیا کہ اس طرح کی تمام سکیم میں ربا اور قمار دونوں کو شامل ہے لہذا یہ اسلامی احکام کے مطابق نہیں ہے[57]۔

33. بین الاقوامی کانفرنس "اسلام اور جدید معاشی مسائل" (2007ء)

کونسل کے زیرِ اہتمام یہ کانفرنس یکم اور 2 جون 2007ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں اس وقت کے وزیرِ اعظم جناب شوکت عزیز نے افتتاحی خطبہ دیا۔ کانفرنس کے ذیلی موضوعات درج ذیل تھے۔

- معیشت سے ربا کے خاتمے کے موضوع پہ کونسل کی سفارشات کا تجزیہ
- غربت کا خاتمہ: نظامِ زکٰوۃ و بیت المال
- اسلامی بینک کاری
- اسلامی حکومت کی خصوصیات و کردار[58]

34. کونسل کی منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس "اسلام اور جدید معاشی مسائل" میں پیش کردہ سفارشات (جون 2007ء)

اس کانفرنس میں بلاسود بینکاری کے حوالے سے درج ذیل سفارشات پیش کی گئیں۔

اَ. لوگوں کو اسلامی بنکاری کے بارے میں معلومات اور آگاہی فراہم کرنے کی ضرورت ہے

ب. اسلامی بنکاری کے ماہرین معیشت دانوں، ماہرین شریعہ اور عام بینکاروں کے درمیان کھلے ذہن کے ساتھ مسلسل مذاکرات ہونے چاہییں۔

ج. اسلامی بینکاری کے نام کے مستعمل بعض نعم البدل ربٰوا کی نسبت زیادہ استحصالی ہیں اور ان سے اجتناب کیا جانا چاہئے۔

د. نظام تعلیم اسلامی بینکاری اور اکاؤنٹنگ کے مضمون شامل نصاب کیے جانے چاہیں۔

ہ. پاکستان کے بینک LIBOR یا KIBOR شرح منافع کے تعین کے لئے بنچ مارک کے طور پر استعمال کرتے ہیں، انہیں اسلامی انڈکس سے بدلا جانا چاہیے۔

57 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 1998-99ء'**، ص 152

58 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 2006-2007ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 228

و. شریعہ کے ماہرین کو روایتی سٹہ بازی، دستاویزات کی فروخت اور (اثاثوں کی) حصص یا تمسکات میں تبدیل (Securitization) کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

ز. شریعہ اور فقہ میں لازمی طور پر فرق کیا جانا چاہیے۔ شریعت خدائی قانون لیکن فقہ نہیں۔

ح. سود سے پاک نظام پر مکالمہ میں کھلے دل سے مسلمان اور غیر مسلم دونوں کو شامل کیا جانا چاہئے۔

ط. معاشرے کے تمام طبقوں کو شامل کرنے کے لئے "سود سے پاک بینکاری" کی اصطلاح اسلامی بینکاری کی اصطلاح سے بہتر ہے۔

ي. نظامِ تعلیم میں اسلامی بینکاری اور اکاؤنٹنگ کے مضمون شامل نصاب کیے جانے چاہیے[۵۹].

۳۵. بلاسود معیشت کا قیام- کونسل کی ربا رپورٹ پر تبصرہ- دیگر امور و مسائل (2008ء)

اقتصادی کمیٹی کے اجلاس اوّل میں یہ طے کیا گیا کہ شعبہ تحقیق کی طرف سے کونسل کے بارے رپورٹ میں دی گئی ہے کہ سفارشات کا خلاصہ تیار کیا جائے، اور اس کمیٹی میں پیش کیا جائے۔ حسبِ فیصلہ خلاصہ تیار کیا گیا اور کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا[60]۔

36. کونسل کا اجلاس بعنوان "پاکستان میں مروجہ اسلامی بینکاری کا جائزہ اور اسلامی بنکاری کے اصول"

اس اجلاس میں اقتصاد کمیٹی کے معزز ارکان کے سامنے اجلاس اوّل کا خلاصہ پیش کیا گیا۔ اس کانفرنس میں پیش کی گئی سفارشات سے آگاہ کیا گیا۔ اور واضح کیا گیا کہ اس موضوع پہ جامع رپورٹ کی تیاری کا کام بھی اقتصاد کمیٹی کے زیرِ غور ہے۔ اور اس رپورٹ کی تیاری میں اتحاد کمیٹی کے ممبران اور بینکنگ کے ماہرین شامل ہوں گے جن سے مفید علمی سوالات کیے جا سکیں گے[61]۔

37. انٹرنیشنل کانفرنس "جدید معاشی مسائل اور اسلام" میں کونسل کی سفارشات و تجاویز پر غور وخوض:

59 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 2006-2007ء'**، ص 246-47

60 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 2007-08ء'**، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص 65

61 – اسلامی نظریاتی کونسل، **'سالانہ رپورٹ 2007-08ء'**

جدید معاشی مسائل اور اسلام سے متعلق یہ کانفرنس 2007ء میں منعقد ہوئی۔اس کانفرنس کے مقاصد کی تفصیلات سے معزز اراکین کو آگاہ کیا گیا۔اور ضروری بحث و تمحیص کے بعد آخر میں کمیٹی نے یہ طے کیا کہ محترمہ فیض بلقیس صاحبہ کی جانب سے متذکرہ کانفرنس کی رپورٹ آنے کے بعد اس کی روشنی میں اقتصاد کمیٹی اس موضوع پر اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔ کمیٹی نے طے کیا کہ کمرشل بینکنگ کے لیے باقاعدہ اصول وضوابط کے حوالے سے اگلی میٹنگ عمل میں لائی دی جائے گی اور اس کی روشنی میں ورکشاپ کرائی جائے گی[62]۔

38. ربا کے خاتمہ سے متعلق تجاویز(2009-10ء):

جناب مولانا ابوالفتح محمد یوسف نے ربا کے خاتمے کی کوششوں میں تیزی لانے کے لیے تجویز دی کہ کونسل کا ایک وفد اس سلسلے میں چیف جسٹس سے ملاقات کرے[63]۔

39. ربا اور اسلامی بینکاری: 02روزہ آل پاکستان علماء ورکشاپ

اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام متذکرہ بالا موضوع میں دوروزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے علماء کرام و مفتیان عظام ،ماہرین معیشت اور اسلامی بینکنگ سے متعلق شخصیات کو مدعو کیا گیا۔اس ورکشاپ کا پسِ منظر یہ تھا کہ کونسل کے قیام سے لے کر تاحال ملکی نظامِ معیشت سے سود کا عنصر ختم کرنے کے لیے کونسل کی طرف سے مسلسل سفارشات پیش کی جاتی رہی ہیں۔اور ایک مستقل رپورٹ بھی شائع کی گئی ہے۔تاہم عملی طور پر حکومتی سطح پر بالخصوص قانون سازی کے حوالے سے سفارشات پر عملدرآمد کی کوئی واضح شکل اب تک سامنے نہیں آئی۔ صرف عدالتوں میں فیصلوں اور ان کے خلاف اپیلوں کی حد تک یہ مسئلہ ضرور زیرِ گردش رہا۔اتنا ضرور ہوا کہ اسلامی بینک کاری کا آغاز ہوا۔ لیکن اس پر بھی مختلف جہات سے اعتراضات اٹھائے گئے۔ یہاں تک کہ ماضی قریب میں علماء کے مابین اسلامی بینکاری کا مسئلہ بھی مختلف فیہ رہا۔اس ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی بینکاری نظام سے متعلق اٹھنے والے سوالات کے جوابات تلاش کیے جائیں مثلا

أ. رباکا اطلاق پاکستان کے کن اداروں پر ہوتا ہے؟
ب. کیا ربا کی تعریف پر علماء اور ماہرین متفق ہیں؟
ج. ربا اور مقاصد شریعت کیا ہیں؟
د. اسلامی بینکوں میں شرعی عقود و معاہدات اور اسلامی بینکوں کا روایتی بینکوں سے تقابلی جائزہ

---

62 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'سالانہ رپورٹ 2007-08ء'، ص 66

63 – اسلامی نظریاتی کونسل، 'سالانہ رپورٹ 2009-10ء'، اسلامی نظریاتی کونسل، حکومتِ پاکستان، ص196

ہ. ربا کے خاتمے کیلئے قوانین میں ترامیم

کونسل نے تفصیل سے ورکشاپ کی تجاویزاور سفارشات پر غور وخوض کیااوران تجاویز کی روشنی میں سے سفارشات مرتب کیا۔اوران سفارشات کی منظوری دی (64)۔

۴۰. اسلامی معیشت کے قیام کی جدوجہد (۲۰۱۷ء)

اسلامی نظریاتی کونسل نے 26۔27اپریل2016ءکواسلام آباد میں اسلامی معیشت کے حوالہ سے دوروزہ سیمینار کااہتمام کیا جس کی مختلف نشستوں سے ملک کے ممتاز علماء کرام،اصحاب دانش اور ماہرین معیشت نے خطاب کیا۔اور ''اسلامی معیشت کی بنیادیں اور دور جدید کی مشکلات'' کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا۔کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی صدر نشین تھے۔ کونسل نے واضح کیا کہ بلاسود بینکاری کی بات تو برطانیہ، فرانس اور روس میں بھی ہو رہی ہے جو اس حوالہ سے خوش آئند ہے کہ بلاسود بینکاری کو اب عالمی سطح پر قابل عمل تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ لیکن ہم تشویش کااظہار کرتے ہیں کہ اگر بلاسود بینکاری کی بنیاد ایمان وعقیدہ اور مذہبی اخلاقیات پر نہیں ہو گی اور اسے محض نفع کمانے کاایک ذریعہ سمجھ لیا جائے گا توبلاسود بینکاری اپنے اصل مقاصد کے حصول کی بجائے عالمی سطح پر لوٹ کھسوٹ کاایک نیاذریعہ بن جائے گی۔مزید برآں پاکستان میں سودی نظام سے نجات اور اسلام کے معاشی احکام و قوانین کی عملداری کے لیے ہم نے اگر صرف اپنی رولنگ کلاس پر ہی انحصار کرنا ہے تو اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو گا کہ سودی نظام کے خاتمہ کے لیے ہمارے ساتھ جو آنکھ مچولی عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کے تینوں اداروں میں گزشتہ تین عشروں سے کھیلی جارہی ہے وہ آئندہ بھی جاری رہے گی اگر ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو ہمیں سول سوسائٹی کو منظم کرنا ہو گا، رائے عامہ کو بیدار کرنا ہو گا، اسٹریٹ پاور کو متحرک کرنا ہو گا،اور ایک منظم عوامی تحریک کااہتمام کرنا ہو گا۔اس کے بغیر ہم اپنی رولنگ کلاس کو قیام پاکستان کے نظریاتی مقاصد کی تکمیل، سودی نظام کے خاتمہ، اور اسلامی احکام و قوانین کی عملداری کے ٹریک پر نہیں لاسکیں گے۔

۴۱. خلاصہ کلام:

عصرِ حاضر میں اسلامی بینکاری کا نظام روایتی (سودی) نظام بینکاری کے متبادل کے طور پر سامنے آیااور روزبروزاس کی ترقی کر رہا ہے۔ آئے روز اسلامی بینکوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔اس نئے نظام کے تنوع اور شرح نمو میں اضافہ کااندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی بینکاری کی ترقی کی شرح 23.1% ہے جبکہ سودی بینکاری کی ترقی کی شرح 7.1% سے زیادہ نہیں ہے۔اس کے علاوہ اب اسلامی بینک اسلامی تمویلی

64 – اسلامی نظریاتی کونسل،**سالانہ رپورٹ، 2009-10ء**، ص218

اداروں(Islamic Financial Institutions) کی مجموعی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ جن کے مجموعی اثاثے 450 بلین ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ پاکستان میں سود سے پاک نظامِ معیشت کے بارے میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح نے جولائی ۱۹۴۸ء کو اسٹیٹ بنک کے افتتاح کے موقع پر فرمایا: ''میں اشتیاق اور دل چسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی ریسرچ آرگنائزیشن بینکاری کے ایسے طریقے کس خوبی سے وضع کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے بے شمار مسائل پیدا کر دیے ہیں اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے۔ یہ تباہی مغرب کی وجہ سے ہی دنیا کے سر منڈلا رہی ہے۔ مغربی نظام انسانوں کے مابین انصاف اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے''۔

بعد ازاں اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے قیام سے ہی سود کی حرمت اور متبادل کے حوالے سے اپنی متعدد رپورٹوں اور سفارشات کے ذریعے شعور بیدار کیا۔ کونسل نے ہر دور میں اپنی سالانہ رپورٹوں کے علاوہ جامع انداز میں مربوط موضوعاتی رپورٹس اور تجاویز پیش کیں۔ اور معاشرے سے سود کی بیخ کنی میں ہمیشہ اپنا مثبت کردار ادا کیا۔ جس کے مثبت اور واضح اثرات آج بھی موجود ہیں۔